امامِ جعفرِ صادق علیہ السّلام

جب زہرِ شقاوت کا نشانہ ہوئے باقرؑ | یعنی طرفِ خلد روانہ ہوئے باقرؑ
دشمن یہ سمجھتے تھے فسانہ ہوئے باقرؑ | سچ پوچھو تو مشہورِ زمانہ ہوئے باقرؑ

وارث جو ہوا جعفرِ صادقؑ خلف ان کا
حاصل ہوا فرزند کو گویا شرف ان کا

جعفرؑ نے کیا علم سے معمور جہاں کو | تسکین ملی مومنوں کے قلبِ تپاں کو
ظاہر جو کیا فقہ کے ہر رازِ نہاں کو | دیندار سمجھنے لگے سود و زیاں کو

تھا گرم مدینے میں جو بازارِ ہدایت
دوڑے چلے آتے تھے خریدارِ ہدایت

ہر علم میں شاگردوں کو تعلیم عطا کی | لکھوائیں کتابیں ادب ارض و سما کی
لہریں تھیں عنایت کے سمندر میں سخا کی | ایسے بھی تھے شاگرد جنہوں نے دغا کی

شاگرد جو خوش سیرت و کردار نہیں تھے
کم اہلِ شقاوت سے وہ خونخوار نہیں تھے

www.emarsiya.com

منصور نے پائی خبرِ عظمتِ صادق | آمادۂ آزار ہوا فاجر و فاسق
موجود تھے دربارِ لعیں میں جو منافق | دینے لگے وہ مشورۂ بدعتِ سابق

یعنی کسی صورت سے انہیں زہر پلا دو
یوں راستے سے جعفرِ صادقؑ کو ہٹا دو

ظالم نے کئی بار مدینے سے بلایا | مولاؑ کا مگر جرم کوئی اس نے نہ پایا
پھر بھی اسے معصوم پہ کچھ رحم نہ آیا | مظلوم کو ملعون نے دنیا سے اٹھایا

وہ زہر پلایا کہ جگر ہو گیا ٹکڑے
ایمان کا دل بارِ دگر ہو گیا ٹکڑے

سر پیٹتے تھے شہر میں سب علم کے طالب | مشغول تھے ماتم میں عزیز اور اقارب
تھے موسیٰ کاظمؑ کو سنبھالے جو مصاحب | کہتے تھے یہ رو رو کے ہے اب صبر مناسب

نہلائیے کفنائیے اٹھوائیے لاشہ
پہلوئے ابِ وجدہی میں دفنائیے لاشہ

کاظمؑ جو چلے باپ کے لاشے کو اٹھا کے | یاد آ گئے ان کو شہدا کرب و بلا کے
کہنے لگے مولائیوں سے اشک بہا کے | ہیں داغ کلیجے میں یہ اعدا کی جفا کے

پامال کیا صاحبِ تطہیر کا لاشہ
ریتی پہ تڑپتا رہا شبیرؑ کا لاشہ

تابوت مرے باپ کا کاندھوں پہ رواں ہے | تصویرِ غم و یاس کی ہر خورد و کلاں ہے
جو مجمع میں موجود ہے وہ اشک فشاں ہے | کوئی نہ مخالف نہ کوئی دشمنِ جاں ہے

افسوس پڑے رہ گئے لاشے شہدا کے
پرخوں تھے بدن درّوں سے زندہ وثاکے

پھرتی ہے نگاہوں میں مظالم کی وہ تصویر | لپٹی تھی تنِ شبیرؑ کے ٹکڑوں سے جو ہمشیر
رونے بھی نہ پائی تھی ابھی زینبؑ دلگیر | آمادۂ ایذا ہوئے ہر سمت سے بے پیر

دُرّے جو برسنے لگے مغموم و حزیں پر
غش کھا کے گرے زینبؑ و سجادؑ زمیں پر

کم ہوتا نہ تھا بغض و حسد اہلِ جفا کا | کوفے کو چلے لے کے جلوس آلِ عبا کا
تھا گردِ حرم جلوہ جو اعلائے خدا کا | دیکھا تھا رذیلوں نے تماشہ شرفا کا

نکلا تھا جو اونٹوں پہ شرافت کا جنازہ
قرآن کے ہمراہ تھا عترت کا جنازہ

فرماتے تھے موسیٰ کاظم تو یہ تقریر | کہتا تھا تصور میں مگر کاتبِ تقدیر
اے موسیٰ کاظم ہے بجا یہ غمِ شبیرؑ | ڈھائیگا ستم تجھ پہ بھی اک ظالمِ بے پیر

دم تیرا نکل جائیگا جب طوق سے گھٹ کر
آئیگا جنازہ ترا زنداں سے چھٹ کر

www.emarsiya.com

میت تری مزدور اٹھائے ہوئے ہوں گے | بیڑی میں ترے پاؤں پہنائے ہوئے ہوں گے
دشمن ترے اک عید منائے ہوئے ہوں گے | کچھ لوگ تماشے کو بھی آئے ہوئے ہوں گے

رکھ دیں گے جو میت تری بغداد کے پُل پر
جنت سے بتولؑ آئیں گی بغداد کے پُل پر

اترے گی نہیں رگ تیرے پاؤں سے بیڑی | حداد ہی کاٹیگا گرہ طوق و رسن کی
نظارۂ اعجاز یہ دیکھیگی خدائی | مظلوم کی میت تھی مگر دھوم سے اٹھی

غسل و کفن و گور تجھے دیں گے نبیؐ خود
مرقد میں اتاریں گے تری لاش علیؑ خود

جعفرؑ کے جنازے کو لحد میں جو اتارا | سر پیٹ کے یہ موسیٰ کاظم نے پکارا
بابا مجھے کیسے غمِ فرقت ہو گوارا | بے موت مجھے آپ کے مرجانے نے مارا

اب آپ تو آرام سے سوئیں گے لحد میں
جینا ہے ہمیں حاکمِ بغداد کی زد میں

باعظمت و اعزاز جو مدفون ہوئے جعفرؑ | روتے ہوئے واپس ہوئے سب مومن و یاور
اب تو بھی قلیہؔ آنسوؤں کو روک لے دم بھر | کہہ موسیٰ کاظم سے کہ مولائے مقدر

بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیجئے جلدی
اب قیدِ مصائب سے چھڑا دیجئے جلدی